بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیت ؛ مقدور ہمین کب ہے تیری حمد و ثنا کا ؛ حق کہ خداوند ہی تو ارض و سما کا
؛ انسان ضعیف کی کیا مجال ہی کہ او پروردگار جہانکی تعریف کر سکی بیت
؛ عاجز ہین ظاہر و وہم و گمان ؛ اونکی پر جلتی ہین اوڑنی سے وہان ؛ ان دنون
مین ال صاحبان ہندوستانکی زبان سیکھنی کا اکثر شوق ہی اور آنکی
ہندوستان جنت نشان مین کہ اللہ تعالی اوسکی تا قیامت بیچ امان
کی سلامت رکھی ان باتونکا کچھ چرچا نتہا اسواسطی اس زبان مین
کسی اوستاد نی کوئی کتاب تصنیف نہین کی مگر ان روزون
عطا حسین خان مرصع رقم نی قصہ چہار درویش کا فارسی سے ہندی کا
تضمین کرکی نو طرز مرصع نام کیا ہی سو اطلاق کہ نو طرز مرصع ہی لیکن
جو ریختہ کی زبان مین بالفاظ دقیق و عبارات رنگین موزون کیا ہی
اس سبب سے مطبوع اونکی نیاز مند درگاہ الہی مہر چند قوم کہتری جو بڑہ
متوطن دار السلطنت لاہور کا کہ جناب مستطاب والا منزلت
سامی دل کلنکی بہادر کی رفاقت کہ بیچ جوانمردی اور فیاضی کی بی مانند
بیت ؛ سخاوت مین ہی حاتم کی برابر ؛ شجاعت مین ہے وہ رستم سی اعلا
؛ رہی عالم مین وہ با حشمت و جاہ ؛ بہرہ اندوزی اور سبب تصنیف
اس کتاب کا یہ کی اوس چشمہ فیض کو بہی اس زبان سے شوق ہوا سو ہرچند
مین نی تلاش کی پر اس زبان مین کوئی کتاب نثر روزمرہ بولنی کی موافق
کہ

[illegible]
قوانین عروضی

اندراج ۱۰۷۲

JAMIA HAMDARD CENTRAL LIBRARY
ACC No. 1072
Date 21/10/002

JAMIA HAMDARD
قسم المخطوطات

بیت ⁂ زندگی حباب کی مانند یک نفس کیا سیر مین جہانکی کری
چشم وا کوئی ⁂ آب رواں کی طرح رواں ھی صدا یہہ عمر ⁂ نازان
ہوا ایسی زیست پہ المہہ کیا کوئی ⁂ اب یہی بہتر ھی کہ کسی
جنگل مین جا کر باقی عمر حق تعالی کی بندگی مین صرف کرون
یہہ خیال کر کی اوسی وقت تاج شاہی سر سے اوتار کر لباس
گدایانہ پہن کی جنگل کی طرف روانہ ہوا اور اپنی احوال سے کسی
کو خبر نکی کوس دو ایک راہ جاکی ایک ویرانہ مین دیکہا کہ
کہ ایک بوڑہا سبز پوش سفید ڈاڑھی رکہی نہایت ضعیفی
اعضا کی بل آہستہ آہستہ چلا آتا ھی نزدیک پہنچ کی کہا ای آذر
آذرشاہ سلام علیک اوسنی جواب دیا پوچہا ای
پیر روشن دل اس ضعیفی مین عمر تیری سو برس سے زیادہ معلوم
ہوتی ھی اور بدون اعصا کی قدم اوٹہانی کی طاقت نہین
اس آدھی رات کی وقت ایسی جنگل خطرناک مین تو کون
پہرتا ھی تو مگر خضر ھی کہ راہ بہولی ہوؤنکو رہنمائی دیکی واسطی
آیا ھی اوسنی کہا کہ ای جوان نہ مین خضر ہون نہ الیاس ایک
آدمی ہون کہ جہان کی تئین مکان ناپایدار جان کر اوسی ہر کس سے
بیچ ایک ویرانہ کی کہ یہان سے چالیس کوس ھی رہتا ہون اور اکی
اسکی ٹہیک تہا کہ مسافرون کی تئین مکر و دغا سے مار کر سب مال اور
اسباب

کہ خاص و عام کی سمجھ مین بہم نہ پہنچی اگرچہ اس ہیچمدان کی تئین لیاقت
نہین ہے لیکن بصورت اپنی عقل و شعور کی موافق آزرشاہ اور سمن رخ
اور سمن رخ بانو کا قصہ فارسی سے ہندستانی زبان مین لاکر نو آئین
ہندی اسکا نام رکھا دانشمندون والا منشون سے یہ امید ہے کہ اگر اسمین
کچھ سہو و خطا معلوم ہووے تو عیب گیری نکرین ساتھ اصلاح کی پردہ پوشی
کرین کہ ؛ بس و با اگر اسمین سہو و خطا ؛ تو صاحب دلون امید عطا ؛
کہی محب لطف نے تاریخ اسکی ؛ بیان کر تو ای مہر تاریخ جلدی ؛ بشنو داستان
آزرشاہ اور نکلنا اوسکا لا اولادیکی غم سے فقیری کے ارادہ سے اور ذرو
اور درویش کی نصیحت سے پہر آنا اور بیاہ کرنا سمن رخ ختن کی شاہزادی سے
اور دیوانہ کرنا اوسکی تئین زلالہ اوشاہ کے پہلی قبیلہ کی تئین بیچ ولایت
خلد نشان ہندستان کی ایک بادشاہ تہا آزرشاہ نام کہ عدل اور
انصاف مین بیچ تمام عالم کے مشہور تہا لیکن کوئی بیٹا کہ جسسے
جہان مین نام باقی رہی نتہا اسواسطے ہمیشہ دلگیر رہتا تہا اور فقیرون
خدا پرست کی خدمت مین حاضر رہتا تہا کہ شاید کسی اللہ کے
دوست کی دعا سے مراد حاصل ہووی چنانچہ ایک مدت اسیطرح گذری
اور مراد حاصل نہوئی ایک روز آدہی رات کی وقت بادشاہ کی دلمین آیا
کہ اپنی عمر مین نے یونہین غفلت مین کہوئی میری پیچہی کوئی ایسا نہوا کہ
مالک ملک اور وارث سلطنت کا ہووی اور اس زندگی کا بہروسا نہین

اور خوب سینہ مار کر اس اژدہا نی پانی پی کی آرام کیا اور وہ شیر نا امید
ہو کر جنگل مین چلا گیا مینی یہ احوال دیکھکر کہا سبحان اللہ یہ تیری
قدرت ہی کہ شیر زور آور نی اتنی محنت کی اور کچھ نہ پایا اور اوس
جاندار لاجنبش کی بیٹھی یون رزق پہونچایا تو نی بیت ::
تیری قدرت کا کرون دریافت حال :: ہی خیال خام اپنی کیا مجال
:: ای آذر شاہ میری دل مین جو یہ وہم ہوا تہا کہ اب کہانی پینی
کو کیونکر پیدا ہوگا سو اژدہا کا احوال دیکھکر یقین ہوا کہ جسنی جی
دیا ہی وہ ہر طرح رزق بہی دیگا اور بی اختیار یہ شعر میری زبان سی
نکلا شعر :: تدبیر کا عبث تو ایدل مبتلا ہوا :: تقدیر کا مٹا نہین
ہرگز کہا ہوا :: اوسی وقت سی دنیا او اہل دنیا کی محبت
دل سی اوٹہا کر جنگل کو روانہ ہوا اب شام تلک جو کچھ میسر آتا ہی
سو قیام بدن کی واسطی کہا لی فراغت سی آفریدگار کی عبادت
مین مشغول رہتا ہون اور اسوقت تیری تئین حضرت خضر نی تیری
پاس اسواسطی بہیجا ہی کہ تو جو بی اولادی کی غم سی فقیر ہونی کی
ارادہ پر گہر سی نکلا ہی سو یہ خیال خام دل سی دور کر کہ تیری قسمت مین
اولاد ہی لیکن ژالہ کہ تیری قبیلہ ہی اسکی ہان اولاد ہوگی کہ خلق
پاک کی ایک بیٹی ہی سمن رخ نام بیچ حسن و جمال کی پری مانند بیت
:: چاند سی نسبت جو دی اوسکو تو بی انصاف ہی :: چاند کا مونہہ ہی

صاف